رسالہ:٦

نور مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

تلخیص: صلات الصفا فی نور المصطفی

(نور مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بیان میں صفائی باطن کے انعامات)

ابو بنتین محمد فراز عطاری مدنی عفی عنہ

+923212094919

پیش لفظ

الحمد للہ فتوی رضویہ شریف کے رسالوں کی تلخیص و تسہیل (آسان خلاصے) کا سلسلہ جاری ہے اب تک جلد 30 کے پانچ رسالوں کی تلخیص ہو چکی ہے جن کے نام اور تفصیل آخر میں موجود ہے۔ آج کے دور میں فتاوی رضویہ شریف کے مطالعے کی ہر عام و خاص کو ضرورت ہے کیونکہ اعلی حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے مختلف فتنوں اور اعتراضات کے جوابات قرآن و حدیث و اقوالِ صحابہ و مجتھدین وفقہاء کی روشنی میں دیا ہے؛ چونکہ عام شخص کو فتاوی رضویہ سمجھنے میں مشکل ہوتی ہے اس لئے خصوصا عوام اور بالمعوم سب کی آسانی کے لئے ان رسالوں کا خلاصہ کرنے اور آسان کرنے کا کام شروع کیا ہے۔ دعا ہے اللہ کریم استقامت و اخلاص عطا فرمائے اور اس کو بخشش کا ذریعہ بنائے۔ مطالعہ کرنے والوں سے گزارش ہے کہ دوسرے رسالوں کو بھی پڑھیں اور آگے شئیر بھی کریں تاکہ زیادہ سے زیادہ لوگ استفادہ کریں۔

تعارف

اس رسالے میں اعلی حضرت امام اہلسنت رحمۃ اللہ علیہ نے نورانیت مصطفی ﷺ کے موضوع پر مختلف سوالات کے جوابات دیے ہیں۔ میں ان سوالوں کو ایک ساتھ مختصر کر کے لکھوں گا اور جواب بھی ایک ساتھ لکھوں گا۔

پہلا سوال یہ ہوا کہ یہ بات کہ اللہ پاک نے سب سے پہلے اپنے نبی کے نور کو پیدا فرمایا اور نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے نور سے باقی مخلوقات پیدا ہوئیں، کس حدیث سے ثابت ہے اور وہ حدیث کس درجے کی ہے؟

دوسرا سوال یہ ہے کہ نور محمدی نور خدا سے پیدا ہوا اس کا کیا مطلب ہے؟ اگر یہ بات صحیح ہے تو کیا یہ تشبیہ ہے یا ذات سے جدا ہونا مراد ہے یا شمع کی طرح ہے کہ ایک

سے دوسری جلتی رہی اور پہلی میں فرق نہ آیا یا اس معاملے پر خاموشی اختیار کی جائے

اور اس کے حقیقی معنی پر یقین کیا جائے۔

تیسرا سوال یہ ہے کہ اگر شمع والی مثال درست ہے تو کیا سارے چراغ نام، ذات اور

روشنی میں ہم جنس نہیں؟ کیا سب کا مرتبہ برابر ہے یا نہیں؟

الجواب

بسم اللہ الرحمن الرحیم

امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کے شاگرد اور امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کے استاد اور امام بخاری و امام مسلم کے استاد کے استاد حافظ الحدیث عبد الرزاق ابو بکر بن ہمام رحمۃ اللہ علیھم نے اپنی کتاب میں حضرت جابر بن عبد اللہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی وہ فرماتے ہیں میں نے عرض کی: یارسول اللہ !(صلی اللہ علیہ وسلم) میرے ماں باپ حضور پر قربان، مجھے بتادیجئے کہ سب سے پہلے اللہ پاک نے کیا چیز بنائی؟ فرمایا: اے جابر! بیشک یقینا اللہ پاک نے تمام مخلوقات سے پہلے تیرے نبی کا نور اپنے نور سے پیدا فرمایا، وہ نور اللہ پاک کی قدرت سے جہاں خدا نے چاہا دورہ کرتا رہا۔ اس وقت لوح، قلم، جنت، دوزخ، فرشتے، آسمان، زمین، سورج، چاند، جن، آدمی کچھ نہ تھا۔ پھر

جب اللہ پاک نے مخلوق کو پیدا کرنے کا ارادہ فرمایا تو اس نور کے چار حصے فرمائے، پہلے سے قلم، دوسرے سے لوح، تیسرے سے عرش بنایا پھر چوتھے کے چار حصے کئے، پہلے سے عرش اٹھانے والے فرشتے، دوسرے سے کرسی، تیسرے سے باقی فرشتے پیدا کئے پھر چوتھے کے چار حصے فرمائے، پہلے سے آسمان، دوسرے سے زمینیں، تیسرے سے جنت دوزخ بنائے پھر چوتھے کے چار حصے کئے (آگے بھی حدیث پاک ہے مگر یہاں اتنی ہی ذکر کی ہے) (المواہب اللدنیۃ، مدارج النبوۃ، مطالع المسرات وغیرھم)

اس طرح کی حدیث پاک امام بیہقی نے بھی دلائل النبوۃ میں روایت کی، بڑے بڑے علما جیسے امام قسطلانی مواہب لدنیہ اور امام ابن حجر مکی افضل القرٰی اور علامہ فاسی مطالع المسرات اور علامہ زرقانی شرح مواہب اور علامہ دیار بکری خمیس اور شیخ محقق دہلوی مدارج وغیرہا میں اس حدیث سے دلیل پکڑتے اور اس پر اعتماد فرماتے ہیں، خلاصہ یہ ہے کہ یہ روایت امت کو قبولیت کا درجہ پا کر ملی ہے تو بے شک حدیث قابل اعتماد اور

قابل قبول ہے۔ علما کو قبولیت کے ساتھ روایت ملنا وہ عظیم بات ہے جس کے بعد سند کو دیکھنے کی حاجت نہیں رہتی بلکہ سند ضعیف بھی ہو تو حرج نہیں کرتی، یقینا علامہ محقق عارف باللہ سید عبد الغنی نابلسی رحمۃ اللہ علیہ حدیقہ ندیہ شرح طریقہ محمدیہ میں فرماتے ہیں: بے شک ہر چیز نبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے نور سے بنی، جیسا کہ حدیث صحیح اس معنی میں وارد ہوئی۔ (الحدیقۃ الندیۃ)

مطالع المسرات شرح دلائل الخیرات میں ہے: امام اہلسنت سیدنا ابو الحسن اشعری رحمۃ اللہ علیہ (جن کی طرف نسبت کر کے اہل سنت کے ایک گروہ کو اشاعرہ کہا جاتا ہے) ارشاد فرماتے ہیں کہ اللہ پاک نور ہے مگر دوسرے نوروں کی طرح نہیں اور نبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی روح پاک اسی نور کی چمک ہے اور فرشتے ان نوروں کے ایک پھول ہیں، اور رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں سب سے پہلے اللہ پاک نے میرا

نور بنایا اور میرے ہی نور سے ہر چیز پیدا فرمائی۔اس کے علاوہ اور حدیثیں ہیں جو اسی مضمون میں وارد ہیں۔(مطالع المسرات)

یہ بات تو دلائل سے ثابت ہوئی کہ اللہ پاک نے اپنے نور سے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے نور کو پیدا فرمایا لہذا اس میں کسی قسم کا شک نہیں ہونا چاہیے یہ کہنا کہ "اگر یہ بات صحیح ہے" اس میں انکار کا شائبہ پایا جاتا ہے اور انکار کرنا جہالت ہے کیونکہ ہمیشہ سے یہ معنی علما، اولیا و عرفا کے کلام و تحریر میں ذکر کیا جاتا رہا ہے اور یہ مشہور بھی ہے اور امت کے علما نے اس کو قبول بھی کیا ہے، ہاں اس کی حقیقت یوں متشابہات میں سے ہے کہ اللہ پاک اور اس کے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں یہ نہیں بتایا کہ اللہ پاک نے اپنے نور سے اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کے نور کو کیسے بنایا اور بتائے بغیر اس کی پوری حقیقت ہمیں معلوم نہیں ہو سکتی اسی کو متشابہات کہتے ہیں، لیکن اس سے مراد کیا ہے وہ سمجھنا ضروری ہے، تو جہاں تک رہی ذات سے جدا ہونے والی بات یہ بڑی گمراہی

بلکہ سخت معاملے کی طرف لے جانے والی ہے، اللہ تعالی اس سے پاک ہے کہ کوئی چیز

اس کی ذات سے جدا ہو کر مخلوق بنے، شمع کے ذریعے اس کی مثال دینا ذات سے جدا

ہونے والی گمراہی کو دور کرنے کے لئے کافی ہے کہ شمع سے شمع روشن ہو جاتی ہے بغیر

اس کے کہ پہلی شمع سے کوئی حصہ جدا ہو مگر اس سے بہتر سورج اور دھوپ کی مثال ہے

کہ سورج کے نور نے جس پر تجلی کی وہ روشن ہو گیا اور سورج کی ذات سے کچھ جدا نہ ہوا

مگر ٹھیک ٹھیک مثال اس میں بیان ہی نہیں ہو سکتی، جو کہا جائے گا وہ ہزراوں ہزار

وجوہات کی بنا پر نامکمل ہی ہو گا اس لئے سلامتی کا راستہ یہی ہے کہ چونکہ یہ متشابہات

میں سے ہے لہذا اس کے حقیقی معنی پر ایمان لایا جائے اگرچہ ہمیں اس کا حقیقی معنی

معلوم نہیں مگر جو ہے وہ حق ہے اور یہی طریقہ بزرگان دین نے اپنایا۔ بہر حال یہ بات

یاد رہے کہ مثال سمجھانے کے لئے ہوتی ہے نہ کہ ہر طرح کی برابری ثابت کرنے کے

لئے۔ قرآن کریم میں اللہ پاک کے نور کی مثال دیتے ہوئے فرمایا: "**مَثَلُ نُورِهٖ**

كَمِشْكٰوةٍ فِيهَا مِصْبَاحٌ" اس کے نور کی مثال ایسی ہے جیسے ایک طاق ہو جس میں چراغ ہے۔(النور:35) کہاں چراغ اور قندیل اور کہاں نورِ ربِّ جلیل، جو مثال دی گئی وہ صرف اس اعتراض کا جواب تھا کہ اللہ پاک کے نور سے جب نور مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم پیدا ہوا تو معاذ اللہ نور الہی کا ٹکڑا جدا ہونا لازم آیا، اس کے جواب میں کہا گیا کہ چراغ سے چراغ روشن ہونے میں اس کا ٹکڑا کٹ کر اس میں نہیں آجاتا۔ جب یہ فانی مجازی نور (چراغ) اپنے نور سے دوسرا نور روشن کر دیتا ہے تو نور الہی کا کیا کہنا، نور سے نور پیدا ہونے میں نام اور روشنی میں برابری بھی ضروری نہیں چاند کی روشنی سورج کے چمکنے سے ہے پھر کہاں وہ اور کہاں یہ، علم ہیأت میں بتایا گیا ہے کہ اگر چودھویں رات کے کامل چاند کے برابر نوے ہزار چاند ہوں تو سورج کی روشنی تک پہنچیں گے۔

نور عرف عام میں ایک کیفیت کا نام ہے کہ نگاہ پہلے اسے ادراک کرتی ہے اور اس کے ذریعے سے دوسری چیزوں کا ادراک ہوتا ہے۔ نور کی تعریف کرنا مشکل ہے یہ صرف

سمجھانے کے لئے ہے۔ مندرجہ بالا تعریف کے اعتبار سے نور حادث (جو پہلے نہ تھا) ہے اور اللہ پاک اس سے پاک ہے۔ محققین کے نزدیک نور وہ کہ خود ظاہر ہو اور دوسروں کو ظاہر کرنے والا ہو، اس معنی میں اللہ پاک نور حقیقی ہے بلکہ حقیقۃ وہی نور ہے اور آیت کریمہ : "**اَللّٰهُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ**" ترجمہ اللہ نور ہے آسمانوں اور زمینوں کا(النور:35) بلا تکلف بلا دلیل اپنے معنی حقیقی پر ہے۔ اللہ پاک بے شک خود ظاہر ہے اور اپنے غیر یعنی آسمانوں، زمینوں، ان کے اندر پائی جانے والی تمام چیزوں اور دوسری مخلوقات کو ظاہر کرنے والا ہے۔ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم بلا شبہ اللہ پاک کے نور ذاتی سے پیدا ہوئے ہیں۔ حدیث پاک میں "**نورہ**" فرمایا یعنی اللہ کا نور "**من نور جماله**" یا "**نور علمه**" یا "**نور رحمته**" (اس کے جمال کا نور یا اس کے علم کا نور یا اس کی رحمت کا نور) وغیرہ نہیں فرمایا کہ یہ ظاہر ہو کہ صفات کے نور سے

تخلیق ہوئی ہے۔علامہ زرقانی رحمۃ اللہ علیہ اسی حدیث کے تحت فرماتے ہیں: **(من نورہٖ) ای من نور ھو ذاتہ** یعنی اللہ پاک نے نبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کو اس نور سے پیدا کیا جو عین ذات الٰہی ہے، یعنی اپنی ذات سے بلاواسطہ پیدا فرمایا۔ عین ذاتِ الٰہی سے پیدا ہونے کے یہ معنی نہیں کہ معاذ اللہ ذاتِ الٰہی ذاتِ رسالت کیلئے مادہ ہے جیسے مٹی سے انسان پیدا ہو، یا معاذ اللہ ذات الٰہی کا کوئی حصہ یا کُل ذاتِ نبی ہو گیا۔ اللہ پاک حصے اور ٹکڑے اور کسی کے ساتھ متحد ہو جانے یا کسی چیز میں حلول فرمانے سے پاک و منزہ ہے۔ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو یا کسی بھی چیز کو جزء ذاتِ الٰہی عین و نفس ذاتِ الٰہی ماننا کفر ہے۔اس تخلیق کا اصل مطلب تو اللہ و رسول ہی جانتے ہیں، عالم میں ذاتِ رسول کو تو کوئی پہچانتا نہیں۔ حدیث میں ہے: اے ابُو بکر! میری حقیقت کو میرے رب کے علاوہ کسی نے نہیں جانا۔(مطالع المسرات)

ذاتِ الٰہی سے نور مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کے پیدا ہونے کی حقیقت کون سمجھ سکتا ہے البتہ ظاہری حالت کو دیکھ کر سمجھنے والا جو سمجھ سکتا ہے وہ یہ ہے کہ اللہ پاک نے تمام جہان کو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے پیدا فرمایا، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نہ ہوتے تو کچھ نہ ہوتا۔**لولاک لما خلقت الدنیا** اگر آپ نہ ہوتے تو میں دنیا کو نہ بناتا۔(تاریخ دمشق الکبیر)

آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام سے ارشاد ہوا:**لولاک محمد ماخلقتک ولا ارضا ولا سماء** اگر محمد نہ ہوتے تو میں نہ تمہیں بناتا نہ زمین وآسمان کو۔(المواہب اللدنیۃ)

تو سارا جہان ذات الٰہی سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے سے پیدا ہوا۔یہ مطلب نہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ سے وجود حاصل کیا پھر باقی مخلوق کو آپ نے وجود دیا جیسے کافر گمان کرتے ہیں، کیا اللہ پاک کے علاوہ بھی کوئی خالق ہو سکتا ہے؟

برخلاف ہمارے کہ حضور عین النور صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کسی کے طفیل میں نہیں، اپنے رب کے سوا کسی کے واسطے سے نہیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم ذات الٰہی سے بلاواسطہ پیدا ہیں۔ زرقانی شریف میں ہے: اس نور سے جو اللہ کی ذات ہے، یہ مقصد نہیں کہ وہ کوئی مادہ ہے جس سے آپ کا نور پیدا ہوا بلکہ مقصد یہ ہے کہ اللہ پاک کا ارادہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے نور سے بغیر کسی واسطہ فی الوجود کے متعلق ہوا۔(شرح الزرقانی)

یا زیادہ سے زیادہ وضاحت کے لئے ایک ناقص مثال یوں سمجھیں کہ سورج نے ایک بڑے اور خوبصورت آئینہ پر تجلی کی، آئینہ چمک اٹھا اور اس کے نور سے دوسرے آئینے چمک گئے، پانیوں کے چشمے اور ہوائیں اور سائے روشن ہوئے آئینوں اور چشموں میں صرف نور ہی ظاہر نہیں ہوا بلکہ اپنی اپنی طاقت کے لائق شعاع بھی پیدا ہوئی تاکہ اور چیز کو روشن کر سکے کچھ دیواروں پر دھوپ پڑی، یہ کیفیت ان چیزوں کے اندر نور

کی کیفیت سے پیدا ہوئی ہے اگرچہ اور کو روشن نہ کریں جن تک دھوپ بھی نہ پہنچی، وہ

ہوائے متوسط نے ظاہر کیں جیسے دن میں چھت والے دالان کی اندرونی دیواریں؛ ان

کا حصہ صرف اتنا ہے کہ نور کی کیفیت سے فائدہ نہ پایا، پہلا آئینہ خود ذات سورج سے

بلاواسطہ (ڈائریکٹ) روشن ہے اور باقی آئینے چشمے اس کے واسطے سے اور دیواریں

وغیرہا واسطہ در واسطہ پھر جس طرح وہ نور کہ پہلے آئینے پر پڑا وہی سورج کا نور ہے

سورج کے اپنے یا اس کے کسی حصے کے آئینہ ہوئے بغیر، یونہی باقی آئینے اور چشمے کہ

اس آئینے سے روشن ہوئے اور دیوار وغیرہ چیزوں پر ان کی دھوپ پڑی یا صرف ظاہر

ہوئیں، ان سب پر بھی یقیناً سورج ہی کا نور ہے اور وہ اسی سے ظاہر ہے، آئینے اور چشمے

فقط ملنے کا واسطہ ہیں، ان کی ذات کی حد میں دیکھو تو یہ خود نور تو نور، ظاہر ہونے سے بھی

کوئی حصہ نہیں رکھتے۔ یہ مثال صرف مسئلے کو ذہن سے قریب کرنے کے لئے ہے جس

طرح ارشاد ہوا: **مثل نورہ کمشکوٰۃ فیہا مصباح** ترجمہ: اس کے نور کے مثال

ایسے ہے جیسے ایک طاق کہ اس میں چراغ ہے۔ورنہ کہاں چراغ اور کہاں وہ نور حقیقی،

وللہ المثل الاعلی ترجمہ: اور اللہ کی شان سب سے بلند ہے۔وضاحت صرف دو

باتوں کی کرنی ہے، ایک یہ کہ دیکھو سورج سے تمام چیزیں منور ہوئیں ایسا نہیں ہوا کہ

سورج آئینہ بن گیا ہو یا اس میں سے کچھ جدا ہو کر وہ آئینہ ہو گیا ہو، دوسرے یہ کہ ایک

آئینہ براہ راست سورج سے روشن ہے باقی چیزیں واسطوں سے روشن ہیں، ورنہ کہاں

مثال اور کہاں وہ بارگاہ جلال۔باقی چیزوں سے کہ مثال میں واسطے سے منور مانیں

سورج حجاب میں ہے اور اللہ پاک ہر ظاہر سے بڑھ کر ظاہر ہے، سورج ان چیزوں تک

اپنے نور کے پہنچنے میں واسطوں کا محتاج ہے اور اللہ پاک محتاجی سے پاک، بہر حال یہ

سب مثالیں ہیں جو مکمل طور پر صادق نہیں آسکتیں۔

سیدی ابو سالم عبد اللہ عیاشی جو علامہ محمد زرقانی کے ہم استاد ہیں اور علامہ ابو الحسن

شبر املسی کے شاگرد ہیں اپنی کتاب "الرحلہ" پھر سیدی علامہ عشماوی رحمہم اللہ تعالی

جمیعاً "شرح صلاۃ" حضرت سیدی احمد بدوی کبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں فرماتے ہیں:

حدیث کے معنٰی کو سمجھنے کے لئے قریب ترین بات یہ ہے کہ نور محمدی جب ایسے نور کی پہلی تجلی ہے جو ہمیشہ سے ہے تو کائنات میں بھی اللہ پاک کے وجود کا وہی سب سے پہلا مَظہر ہے اور وجود میں آنے والے تمام نوروں کی اصل قوت ہے۔ جب یہ پہلا نور چمکا اور منور ہوا تو اس نور محمدی نے تمام موجودات پر درجہ بدرجہ اپنی چمک ڈالی تو بلاواسطہ یا واسطوں کی کمی بیشی کے اعتبار سے ہر چیز اپنی طاقت کے مطابق چمک اٹھی اور تمام حقائق و اقسام اس نور کی چمک سے اس کے مظہر بن گئے، یوں وجود میں آنے والا پہلا نور ایک تھا لیکن اسکی چمک سے دوسرے حقائق بھی اپنی حقیقت کے مطابق اس نور سے منور ہوتے چلے گئے اور کائنات میں نور در نور بن گئے جبکہ وجود میں نور کی صرف دو ہی قسمیں ہیں، ایک فیض دینے والا اور دوسرا فیض پانے والا، حالانکہ حقیقت میں یہ دونوں نور ایک ہی ہیں، یہ ایک حقیقی نور ہی قابل چیزوں مین چمک پیدا کر کے مختلف

مقامات میں ہوتا ہے اور تمام اقسام میں ہر قسم کی صورت میں چمکتا ہے اسی طرح فیض یافتہ نور بھی اپنی طاقت کے مطابق دوسری قابل چیزوں میں چمک پیدا کر کے ان کو منور کرتا ہے جس سے مزید ظاہر کرنے والی جگہوں کی اقسام حاصل ہوتی ہیں جبکہ یہ تمام انوار بالواسطہ یا بلاواسطہ سب سے پہلے نور سے ہی فیض حاصل کرتے ہیں۔اس تقریر کے لئے یہ انتہائی محتاط عبارت ہے جو علوم الٰہیہ کے مطابق ہے، اس سے زیادہ بات خطرناک ہو سکتی ہے۔ اس تقریر کی مناسب مثال وہ چراغ ہے جس سے بے شمار چراغ روشن ہوئے، اس کے باوجود وہ اپنی اصل حالت پر باقی ہے اور اس کے نور میں کوئی کمی واقع نہیں ہوئی، مزید واضح مثال سورج ہے جس سے تمام سیارے روشن ہیں جن کا اپنا کوئی نور نہیں ہے۔بظاہر یوں معلوم ہوتا ہے کہ سورج کا نور ان سیاروں میں تقسیم ہو گیا ہے جبکہ حقیقت میں ان سیاروں میں سورج ہی کا نور ہے جو سورج سے نہ تو جدا ہوا اور نہ ہی کم ہوا، سیارے تو صرف اپنی قابلیت کی بنا پر چمکتے ہیں اور سورج کی

روشنی سے منور ہوئے۔ مزید سمجھ کے لئے پانی اور شیشے پر پڑنے والی سورج کی شعاعوں

کو دیکھا جائے جن کا عکس پانی یا شیشے کے بالکل سامنے دیوار پر پڑتا ہے جس سے دیوار

روشن ہو جاتی ہے، دیوار پر یہ روشنی سورج ہی کا نور ہے جو بالواسطہ دیوار پر پڑا کیونکہ

براہ راست دیوار پر سورج کا نور نہیں پڑا اور نہ ہی یہ نور سورج سے جدا ہوا، اس کے

باوجود یہ نور سورج کا ہی ہے، جب اللہ پاک کسی کے دل کو غفلت کے پردے سے پاک

کرتا ہے اور وہ دل انوار محمدیہ سے منور ہوتا ہے تو پھر اس کا ادراک ایسا کامل ہوتا ہے کہ

اس میں شک اور وہم کا احتمال نہیں ہوتا۔

نوٹ: آخر میں امام اہلسنت نے انتہائی دقیق علمی گفتگو فرمائی ہے جو اصطلاحات سے

بھرپور ہے لہذا اس کو حذف کر دیا ہے کیونکہ اصل گفتگو کو اوپر ذکر کر دیا ہے۔

نوٹ: الحمد للہ! اب تک 20 کتابیں پی ڈی ایف کی صورت میں آچکی ہیں جن میں سے 6 اعلی حضرت کے رسالوں کی تلخیص ہیں چند کتابیں یہ ہیں:

(۱) خلاصہ تراویح (۳۰ پاروں کا اردو خلاصہ)

(۲) نبی ہمارے بڑی شان والے (تلخیص تجلی الیقین)

(۳) والدین مصطفی جنتی جنتی (تلخیص شمول الاسلام)

(۴) قواعد المیراث

(۵) ھدایۃ البریۃ فی شرح الاربعین النوویہ (اربعین نوویہ کا اردو ترجمہ مع شرح)

(۶) اعلی حضرت اور فن شاعری

(۷) غزوہ بدر اور فضائل اہل بدر

(۸) جنت البقیع میں آرام فرما چند صحابہ کرام

(۹) درس سیرت

(۱۰) پیارے نبی کے پیارے نام

(۱۱) الادعیۃ النبویہ من الاحادیث المصطفویۃ (نبوی دعائیں)

(۱۲) شان ابو بکر (۱۳) خلافت فاروق اعظم (۱۴) فیضان عثمان غنی

میری دیگر تحریرات پڑھنے کے لئے ان لنکس پر جائیں

https://archive.org/details/@farazattari26

الحمدللہ! مختلف کورسز کا سلسلہ بھی ہوتا رہتا ہے چند یہ ہیں:

(۱)فیضان بہار شریعت (۲)وارثت کورس (۳)توقیت کورس (۴)نماز کورس

(۵)زکوۃ کورس (۶)روزہ کورس (۷)چالیس احادیث (۸)باطنی بیماریوں کا علم

(۹)اصول حدیث (۱۰)اصول تفسیر